بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

اَرْبَعِیْن مَدِیْنَہ شَرِیْف

از:

عطا محمد مشاہدی

خادم: دار العلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت شریف

ناشر:
مسیح العلماء فاؤنڈیشن
مہدیہ بازار، اترولہ بلرام پور

مدینہ طیبہ کے فضائل و برکات سے

متعلق چالیس حدیثوں کا مجموعہ

موسوم بنام

اربعین مدینہ شریف

از

عطا محمد مشاہدی

خادم: دار العلوم حشمت الرضا

(پیلی بھیت شریف)

ناشر:

مسیح العلما فاؤنڈیشن

مہدیہ بازار، اترولہ بلرام پور

باسمہ تعالیٰ وتقدس

کتاب کا نام: اربعین مدینہ شریف مع تعارف راوی وفوائد احادیث

مرتب: مفتی عطا محمد امجدی مشاہدی

تقریظ: مفتی آل مصطفیٰ مصباحی (گھوسی مئو)

کمپوزنگ: برکاتی کمپوزنگ سنٹر 7860754876

ناشر: مسیح العلما فاؤنڈیشن (مہدیہ بازار) اترولہ بلرام پور

حسب فرمائش:

حضرت علامہ مولانا مفتی ادریس رضا صاحب رضوی

سابق پرنسپل: دارالعلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف مقیم حال انکلیشور گجرات

البرکۃ

فقیر اپنی اس تالیف کو سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، حضور پرنور، شافع یوم النشور، جناب احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

اور

آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے توسل سے تمام محدثین کرام وفقہاے عظام رضی اللہ تعالی عنہم کی بارگاہوں میں پیش کرتا ہے۔

سگ مدینہ

عطا محمد مشاہدی عفی عنہ

انتساب

فقیر اپنی اس تالیف کو اپنے مرشد برحق اعلم العلما وافقہ الفقہا شیخ القرآن عارف باللہ مظہر شیر بیشہ اہل سنت حضور مشاہد ملت علیہ الرحمۃ الرضوان (پیلی بھیت شریف یوپی) کی خدمت میں بتحصیل برکت پیش کرتا ہے۔

اور

اپنے جملہ اساتذہ کرام

والدین کریمین (حفظھم اللہ)

کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جن کی نگاہ کرم اور دعاؤں کی برکت نے مجھے کچھ لکھنے کے قابل بنایا۔

گدائے کوچہ مشاہد ملت:

فقیر عطا محمد مشاہدی عفی عنہ

[فہرست]

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم:"انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ مانوی"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے مجموعے متعدد ومختلف عناوین پر مرتب کیے گئے ہیں مثلا: صحیح، جامع، سنن، مستدرک، مستخرج، امالی، رسالہ وغیرہ انہیں عناوین میں سے ایک عنوان اربعین کا بھی ہے خواہ وہ کسی ایک موضوع پر ہو یا کسی ایک استاد کی ہوں یا جوامع الکلم سے ہوں وغیرہ متقدمین ومتاخرین علمائے ربانیین میں سے بے شمار علمائے کرام کی تصانیف اس باب میں موجود ہیں کسی نے اصول دین پر، کسی نے فروع دین پر، کسی نے جہاد کے موضوع، پر کسی نے آداب وفضائل وغیرہ کے عنوان پر چالیس حدیثیں جمع کی ہیں۔

انہیں بزرگوں کی اقتدا کرتے ہوئے فقیر نے بھی مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفا وتکریما) کے فضائل وبرکات کے موضوع پر چالیس احادیث جمع کیا ہے جو کہ اس وقت آپ کی نگاہوں کے سامنے **اربعین مدینہ شریف** کے نام سے حاضر ہے کتاب کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

(۱) ہر حدیث شریف پر اعراب لگا دیا گیا ہے تا کہ قاری کے لیے سہولت وآسانی ہو۔

(۲) حدیث پاک کا عنوان، فہرست میں حدیث نمبر کے ساتھ درج ہے۔

(۳) حدیث کے ترجمہ میں مشکل الفاظ سے اجتناب کیا گیا ہے اور عام فہم و سلیس ترجمہ کی رعایت کی گئی ہے۔

(۴) فوائد حدیث کو عنوان دے کر نمبر وار مسائل و مطالب کو بطور اختصار پیش کیا گیا ہے۔

(۵) یہ کتاب عام لوگوں کا لحاظ کر کے لکھی گئی ہے اس لیے وضاحت نا اس قدر تطویل ہے کہ اکتاہٹ پیدا ہو اور نا اس قدر مختصر ہے کہ ضروری و اہم مسائل و مطالب نہ آسکیں۔

(۶) چالیس احادیث ذکر کرنے کے بعد بارگاہ مصطفی علیہ التحیۃ والثنا میں حاضری کے چالیس آداب بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اخیر میں محقق عصر، غزالی دوراں، فقیہ اہل سنت، حضرت علامہ **مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی** مدظلہ العالی (استاذ و مفتی: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو) کا میں تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ آپ نے اس مجموعہ کو دیکھا اور کرم فرماتے ہوئے ایک وقیع تقریظ رقم فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

حضرت مولانا **مفتی معین اختر** صاحب قبلہ منظری (برکھیڑا پیلی بھیت شریف) کا مشکور ہوں کہ انہوں نے حسب قدرت تعاون کیا۔ مولا تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے آمین!

جناب محمد امین صاحب [بھنگار والے] انکلیشور نے اپنے والدین مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے اور جناب ابراہیم صاحب (کرلا قریش نگر) نے اپنے والد مرحوم جناب عبد الرزاق کے ایصال ثواب کے لیے کچھ تعاون پیش کیا۔ مولا تعالیٰ ! ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین !

رب کریم سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے اور اسے ہمارے والدین واساتذہ اور مجھ گنہ گار کے لیے صدقہ جاریہ وکفارہ سیئات وسامان آخرت بنائے، ناشر وتمام معانین کی خدمات کو قبول کر کے ان سب کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیم وآلہ وصحبہ اجمعین .

فقیر عطا محمد مشاہدی عفی عنہ

خادم : دار العلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف یوپی

phone:8787253829

تقریظ جلیل

ماہر علم وفن، فقیہ اہل سنت، محقق عصر

حضرت علامہ مولانا **مفتی آل مصطفیٰ مصباحی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی

(استاذ: جامعہ امجدیہ گھوسی مؤ)

باسمہ تعالیٰ و تقدس

اربعین بلفظ دیگر چالیس احادیث کریمہ کو امت مسلمہ تک پہنچانے کی فضیلت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، یہ ارشاد رسالت مآب ﷺ سے ثابت ہے، جس میں ایسے خوش نصیب امتی کے لیے تین بنیادی بشارتیں وارد ہوئی ہیں: فقیہ بنا کر اٹھایا جانا، رسول کائنات ﷺ کا اس کے لیے شافع اور گواہ ہونا، یہی وجہ ہے کہ بہت سے علما و محدثین نے بطور خاص چالیس احادیث مبارکہ کو لوگوں تک ان کے عمل و فائدے کے لیے پہنچانے کا اہتمام کیا اس طرح متعدد اربعینات منظر عام پر آئیں، یہ مبارک سلسلہ ہنوز جاری ہے اور آئندہ بھی ان شاء المولیٰ تعالیٰ جاری رہے گا۔

زیر نظر مجموعہ: **"اربعین مدینہ شریف"** محب مکرم مولانا **مفتی عطا محمد مشاہدی** زیدہ مجدہ استاذ و مفتی: **دار العلوم حشمت الرضا** پیلی بھیت شریف کی تازہ تصنیف ہے، جس میں انہوں نے فضائل مدینہ طیبہ پر چالیس حدیثوں کو جمع کیا ہے، آسان و سلیس اردو میں ان کا ترجمہ کیا ہے پھر راوی کا تعارف اور فوائد حدیث بھی بیان کیے ہیں، یہ ایک مفید مجموعہ ہے جس سے قارئین کو فضائل و برکات مدینہ طیبہ کے ساتھ ساتھ متعدد اعتقادی و فروعی مسائل سے بھی واقفیت حاصل ہوگی مثلاً: ثبوت علم غیب، مدینہ منورہ کی تعظیم کا وجوب، یہاں شکار نہ کیا جانا

،دجال کا یہاں نہ آسکنا، مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کا ممنوع وناجائز ہونا ،مدینہ شریف میں سکونت پذیر ہونے اور مرنے کی فضیلت ،جو شخص مدینہ شریف میں زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے جائے اور کوئی دنیاوی مقصود نہ ہو اس کا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی اور آپ کی امان میں ہونا اور خصوصی شفاعت کا مستحق ہونا نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا اپنی قبر انور میں حیات حسی حقیقی دنیاوی کے ساتھ زیدہ ہونا، مسجد نبوی شریف میں ایک نماز ادا کرنے پر پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملنا زمین کا جو حصہ جسم انور سے ملا ہوا ہے اس کا کعبۂ معظّمہ بلکہ عرش اعظم سے افضل ہونا وغیرہ۔

الغرض یہ ''اربعین'' ایمان وتصدیق قلبی میں نور پیدا کرنے والے کثیر فوائد پر مشتمل ہے مولانا موصوف زیدہ مجدہ ابھی جواں سال ہیں ان کی محنت وکاوش اور خصوصاً فقہ وحدیث سے دل چسپی غیر معمولی ہے فقہ وافتا سے ان کا والہانہ لگاؤ ہے۔

فقیر راقم الحروف سے بھی وہ برابر بحث واستفادہ کرتے ہیں اگر ان کی یہ محنت جاری رہی تو ان کا باب فقہ مزید مضبوط ہوگا اور قوم کو فقہی مسائل کے حوالہ سے غیر معمولی فائدے حاصل ہوں گے۔

دعا ہے کہ مولا عزوجل اپنے حبیب رؤف وکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ مولانا موصوف کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے ،اور اس اربعین کو مفید سے مفید تر بنائے اور اسے مقبول اربعینات کے زمرے میں شامل فرمائے آمین۔

آل مصطفیٰ مصباحی

خادم تدریس وافتا: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مؤ

نزیل: دارالعلوم قادریہ برکات رضا کلیر شریف رڑکی (اتراکھنڈ)

۱۳ شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ/مطابق ۲۷ مارچ ۲۰۲۱ء

مختصر تعارف اربعین

اربعین کا لفظی معنیٰ ہے چالیس اور محدثین کی اصطلاح میں اربعین احادیث کریمہ کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں جس میں چالیس احادیث ہوں۔ جیسے اربعین نووی وغیرہ

کتاب الاربعین کی فضیلت ۔امت مسلمہ تک چالیس احادیث پہونچانے کی حدیث پاک میں بڑی فضیلت اور عظیم بشارت وارد ہوئی ہے چناں چہ حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ اَبِی الْدَّرْدَاءِ قَالَ:سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاحَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ بَلَغَہُ الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْھًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَرْبَعِینَ حَدِیثاً فِی اَمرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَکُنْتُ لَہٗ یَومَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعاً وَّ شَہِیدًا.

(مشکوۃ شریف، کتاب العلم ص: 36،شعب الایمان للبھیقی، ج:2، ص: 270،حدیث نمبر1726)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا اس علم کی حد کیا ہے؟ جس تک پہنچ کر آدمی فقیہ بن جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا جس نے میری امت پر (شفقت کرتے ہوئے) امر دینی سے متعلق ۴۰ حدیثیں یاد کیں تو اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا اور اس کی گواہی دوں گا۔

امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

حدیث میں چہل حدیث کی بہت فضیلت آئی ہے ائمہ وعلما نے رنگ رنگ کی چہل

حدیثیں لکھی ہیں (فتاویٰ رضویہ، جلد: نہم، حصہ: دوم، صفحہ: ۲۱۶، مطبوعہ: رضا اکیڈمی بمبئ)

چہل حدیث حفظ کرنے کا مفہوم

مذکورہ حدیث پاک میں جو یہ فرمایا گیا کہ جس نے امت تک چالیس احادیث یاد کر کے پہنچائی وہ زمرۂ علما میں محشور ہوگا اور میں اس کا شافع اور گواہ ہوں گا اس سے مراد و مقصود چالیس حدیثوں کو پہنچانا ہے خواہ یاد کر کے یا چھاپ کر تقسیم کر کے یا ترجمہ وشرح کر کے لوگوں تک پہنچا کر کتابی شکل میں جمع کرنا سب اس حدیث کے مفہوم میں داخل ہیں۔

چناں چہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں:

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے مراد ومقصود لوگوں تک چالیس حدیثیں پہنچانا ہے خواہ یہ حدیثیں اسے یاد نہ ہوں اوران کا معنیٰ بھی اسے معلوم نہ ہو۔

(اشعۃ اللمعات ج؛۱، ص: ۱۸۶، کتاب العلم۔ مراۃ المناجیح، ج: ۱ ص: ۲۰۳، کتاب العلم)

پہلی اربعین: سب سے پہلے جس عظیم المرتبت شخصیت نے چہل حدیث کا مجموعہ امت مسلمہ مرحومہ کی نفع رسائی کے لیے پیش فرمایا اس ذات کا نام ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مبارک مروزی ہے، آپ کے بعد یہ سلسلۂ دراز سے دراز ہوتا چلا گیا۔

چناں چہ امام نووی قدس سرہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے اس سلسلہ میں عبداللہ بن مبارک نے تصنیف کی، پھر محمد بن اسلم طوسی، پھر حسن بن سفیان نسائی، پھر امام ابوبکر آجوری، ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانی، پھر دار قطنی، حاکم ابونعیم اور ابوعبدالرحمن سلمی وغیرہم متقدمین ومتاخرین کی بڑی تعداد نے تصنیف

کی ہیں نیز ہر ایک کے اغراض و مقاصد مختلف اور طرز انتخاب بھی جداگانہ ہے۔غرض کہ جس نے بھی امت کی نفع رسائی کے لیے چالیس احادیث ان تک پہنچائیں اور خود بھی دین پر قائم اور عمل پیرا رہا وہ ان شاء اللہ اس فضیلت کا مستحق ہوگا (ملخص از مقدمہ اربعین نووی، ص: ۳)

اربعینات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ:

ابھی امام نووی قدس سرہ کے حوالے سے گزرا کہ اربعینات کے سلسلہ میں متقدمین ومتاخرین نے الگ الگ، جدا جدا، مختلف اغراض و مقاصد کے اعتبار سے اربعینات کے سلسلہ کو آگے بڑھایا، اس حوالے سے جب ہم ماضی قریب کی عالم گیر شخصیت، عظیم محدث فقیہ اور لاجواب متکلم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی تصانیف میں ہمیں دو اربعین ملتی ہیں جن میں ایک کا نام "**اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین**" ہے۔اس میں سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی شفاعت سے متعلق چالیس حدیثیں جمع ہیں۔

اور دوسری اربعین سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر ملتی ہے جو سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر تصنیف کیلئے آپ کے رسالہ "**الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیۃ**" کے ضمن میں ملتی ہے۔اس اربعین میں امام اہل سنت نے سجدہ تعظیمی کی حرمت پر چالیس حدیثیں نقل فرمائی ہیں۔

اس راقم الحروف نے یہ اربعین، اتباع سلف صالحین، حصول شفاعت سید المرسلین، وتحصیل فضل حدیث اربعین کی غرض سے لکھا ہے۔

مولا تعالیٰ اپنی رضا کے لیے اسے قبول فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

فائدہ: حدیث اربعین کی اسناد پر اکثر ائمہ جرح وتعدیل نے کلام کیا ہے جس کی وجہ سے ائمہ نے حدیث اربعین کو ضعیف قرار دیا ہے مگر اس حکم ضعف سے ہرگز یہ لازم

نہیں آتا ہے کہ نفس حدیث میں ضعف ہے بلکہ ضعف تو اسناد سے ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حدیث اربعین ۱۳/صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعدد الفاظ کے ساتھ تعدد طرق سے مروی ہے اور متقدمین ومتاخرین علماے کرام ومحدثین نے اس پر عمل کرتے ہوئے سینکڑوں اربعینات تحریر فرمائی ہیں لہٰذا یہ حدیث فضائل اعمال سے متعلق ہونے کے ساتھ ساتھ کسی اصل شرع سے متصادم بھی نہیں جس کی وجہ سے حدیث اربعین درجۂ ضعف سے نکل کر کم سے کم درجہ حسن پر فائز ہو جاتی ہے۔

(مفہوم: فتاویٰ رضویہ شریف، ج:۲،ص:۴۳۹ تا ۴۵۲،مطبوعہ: رضا اکیڈمی)

فقیر عطا محمد مشاہدی عفی عنہ

۸/ربیع الاوّل شب پیر ۱۴۴۲ھ

اعتذار:

کہیں اگر کوئی خامی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمادیں، تاکہ آئندہ اڈیشن میں اصلاح کردی جائے۔ جزاکم اللہ خیرا!

مدینہ میں بدعت پیدا کرنے والے کا انجام

حدیث (۱)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَا كَتَبْنَا عَن رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلّا الْقُرآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ: قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم (اَلْمَدِينَةُ حَرامٌ مَا بَينَ عَيْرٍ إلى ثَوْرٍ، فَمَن أَحْدَثَ حَدَثًا فِيهَا أَوْ آوىٰ مُحدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْملائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعىٰ بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَن وَالىٰ قَومًا بِغَيرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)

ترجمہ:

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ:

''ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے اس کے علاوہ کچھ نہ لکھا، حضرت علی نے کہا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مدینہ عیر وثور کے درمیان حرم ہے پس جو شخص مدینہ میں بدعت پیدا کرے یا وہ چیز جو کتاب وسنت کے خلاف ہے یا بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کے فرائض ونوافل کامل طور سے قبول نہیں ہوتے۔

مسلمانوں کا عہد ایک ہے اس کوشش کو ان کا ادنیٰ حاصل کرسکتا ہے پس جو شخص مسلمانوں کا عہد توڑے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس

کے فرائض ونوافل قبول نہیں کیے جاتے۔

جو شخص ایک قوم سے سوال کرے اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کے فرائض ونوافل قبول نہیں کیے جاتے [۱]۔

تعارف راوی:

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو الحسن بھی ہے اور ابو تراب بھی قرشی ہاشمی ہیں، حضور انور کے چچازاد بھائی اور داماد، بعض نے فرمایا کہ مردوں میں سب سے پہلے آپ ایمان لائے اس وقت آپ کی عمر شریف دس بارہ سال تھی سوا تبوک کے سارے غزوات میں حضور انور کے ساتھ شریک ہوئے، غزوہ تبوک میں حضور انور نے مدینہ منورہ اور اپنے گھر بار کا انتظام فرمانے کے لیے آپ کو مدینہ منورہ میں چھوڑا تھا اور فرمایا تم کو مجھ سے وہ ہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی آپ گندمی رنگ بڑی آنکھوں والے بڑے پستہ قد تھے اٹھارہ ذی الحجہ جمعہ کے دن یعنی عین شہادت عثمان غنی کے دن ۳۵ پینتیس کو خلیفہ ہوئے، آپ کو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی نے اٹھارہ رمضان المبارک جمعہ کے دن ۴۰ھ چالیس میں آپ پر حملہ کیا تین دن بعد آپ کی وفات ہوئی، آپ کو حسنین کریمین اور عبداللہ ابن جعفر نے غسل دیا، امام حسن نے نماز پڑھائی، عمر شریف تریسٹھ سال ہوئی، خلافت چار سال نو مہینہ چند دن ہوئی۔

---

[۱]صحیح ابن حبان: 3717 . بخاری ج: 1 ،ص: 251،باب فضل المدینہ.
مسلم ج:۱ص: 442 . مشکاۃ شریف، ص:238.

حاشیہ اکمال میں خلاصہ سے ہے کہ حضرت علی سے پانچ سو چھیاسی احادیث مروی ہیں جن میں بیس متفق علیہ ہیں نو بخاری کی ہیں اور پندرہ مسلم میں (۱)

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ شریف میں بدعت اور خلاف قرآن وسنت کوئی بات پیدا کرنا اپنے آپ کو مستحق وعید کرنا ہے۔

(۲) اور بدعتی کو پناہ وٹھکانا دینے والا بھی مستحق وعید ولعنت ہے۔

(۳) حدیث مذکور میں لفظ (الحدیث) بدعت اور منکرات شرعیہ کو شامل ہے۔

(۴) (عیر) ایک بڑے پہاڑ کا نام ہے اور ثور ایک چھوٹے پہاڑ کا نام ہے جو کہ احد پہاڑ کے پیچھے ہے۔

---

(۱) اکمال فی اسماء الرجال فصل فی الصحابہ، حرف العین، ص:۶۰۲

اے اللہ! تو مدینہ کو مکہ سے زیادہ محبوب بنادے

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمّا قَدِمَ رَسولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم المَدِينَةَ، وُعِكَ أبو بَكْرٍ، وبِلالٌ،فَجِئْتُ رَسولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فأخْبَرْتُهُ فقالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إلَيْنا المَدِينَةَ كَحُبِّنا مَكَّةَ، أوْ أشَدَّ وصَحِّحْها وبارِكْ لَنا في صَاعِها وَمُدِّها، وَانْقُلْ حُمّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالجُحْفَةِ،متفق عليه۔

ترجمہ:

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بخار میں مبتلا ہو گئے پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور میں نے ان کو خبر دی پس فرمایا اے اللہ تعالیٰ! تو مدینہ منوّرہ کو ہمارا محبوب بنادے جس طرح تو نے مکّہ کو ہمارا محبوب بنایا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے تو مدینہ کی آب وہوا کو درست فرما اور ہمارے واسطے اس کے صاع اور مُد میں برکت ڈال دے اوراس کی تپ (بخار) کو نکال (یعنی تپ کی شدّت وکثرت کو نکال) کر جُحفہ میں منتقل فرما۔[۱]

---

[۱]بخاری جلد 1 صفحہ253

مسلم جلد 1 صفحہ 443 ۔

مشکاۃشریف صفحہ231

تعارف راوی:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

صدیقہ: ام المومنین ہیں ابوبکر صدیق کی دختر، آپ کی ماں ام رومان بنت عامر ابن عویمر ہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کا پیغام دیا، نبوت کے دسویں سال مکہ معظّمہ میں آپ سے نکاح کیا یعنی ہجرت سے تین سال پہلے، ۲ / دو ہجری شوال میں مدینہ منورہ میں رخصتی ہوئی اس وقت آپ کی عمر شریف صرف نو برس تھی، نو سال حضور انور کے ساتھ رہیں حضور انور کی وفات کے وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال تھی، آپ کے سوا کسی کنواری بیوی سے حضور انور نے نکاح نہیں کیا۔

بے مثال عالمہ، فقیہہ، فصیحہ، فاضلہ تھیں حضور انور سے بہت ہی احادیث روایت فرمائیں، تاریخ عرب پر بڑی خبر تھی، اشعار عرب پر بڑی نظر تھی مدینہ منورہ میں ۱۷ / سترہ رمضان منگل کی رات وفات ہوئی، وصیت فرمائی تھیں کہ مجھے رات میں دفن کیا جائے، آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں، آپ کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ نے پڑھائی، مروان ابن حکم کی طرف سے اس وقت مروان مدینہ کے حاکم تھے امیر معاویہ کا زمانہ خلافت تھا۔

حاشیہ اکمال میں خلاصہ تہذیب کے حوالہ سے ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے ۲۲۱۰ / دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں جن میں ۱۷۴ / ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں یعنی بخاری مسلم دونوں کی روایات اور ۵۴ / چون احادیث صرف بخاری کی ہیں اڑسٹھ احادیث صرف مسلم کی، عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو اشعار کا عالم نہ پایا۔(۱)

---

(۱)اکمال فی اسماء الرجال حرف العین ص612۔

فوائد حدیث:

(۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ شریف کے لیے دعا فرمائی۔

(۲) مدینہ شریف کی آب و ہوا میں شفاء ہے۔

(۳) مدینہ شریف کے لیے لوگوں کی محبت اور دائمی شوق ہونا۔

(۴) الحمّیٰ سخت بخار کو کہتے ہیں۔

(۵) (**الجحفة**) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک گاؤں کا نام ہے۔

منقبت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کس طرح آپ کی ہو بیاں شان عائشہ
جب مدح گو ہے آپ کا قرآن عائشہ

دین خدائے پاک کا فیضان عائشہ
باغ رسول پاک کا ریحان عائشہ

بعد نبی کی آپ نے امت کی رہبری
اسلام پر ہے آپ کا احسان عائشہ

اللہ نے مصطفیٰ کے لیے منتخب کیا
سرکار کی ہیں آپ ،دل و جان عائشہ

شوہر نبی پاک تو صدیق ہیں پدر
کیا نسبتیں ہیں آپ کی ذی شان عائشہ

ارفق کی کیا مجال کہ یہ کرسکے رقم
اشعار تیری شان کے شایان عائشہ

مدینہ سے وبا دور ہوگئی

حدیث (۳)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيا النبيّ صلى الله عليه وسلم في المَدِينَةِ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْداءَ ثائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ المَدِينَةِ حتّى نَزَلَتْ بمَهْيَعَة، فتَأَوَّلْتُها أنَّ وباءَ المَدِينَةِ نُقِلَ إلى مَهْيَعَةَ وهي الجُحْفَةُ. رواه البخاري

ترجمہ:

حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب دیکھنے کے بارے میں مدینہ کی بابت کہ میں نے ایک کالی عورت پراگندہ بالوں والی دیکھی مدینہ منوّرہ سے نکلی یہاں تک کہ وہ مہیعہ میں اتری جو کہ ایک جگہ کا نام ہے پس میں نے اس کی تعبیر ٹھہرائی کہ بے شک وہ مدینے کی وبا ہے جو مہیعہ کی طرف گئی جو کہ جُحفہ کا نام ہے۔[۱]

تعارف راوی:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما

آپ قرشی عدوی ہیں، حضرت فاروق کے فرزند ہیں اپنے والد کے ساتھ مکہ معظّمہ میں ایمان لائے، بدر میں لڑکپن کی وجہ سے شریک نہ ہوئے۔ حق یہ ہے کہ غزوہ احد میں بھی حضور انور نے ان کے بچہ ہونے کی وجہ سے شریک نہیں کیا، غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ چودہ سالہ تھے، بڑے عابد زاہد محتاط اور متبع سنت تھے، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کو دنیا نے اپنی طرف راغب کرلیا سواء حضرت عبداللہ ابن عمر کے۔

[۱] بخاری، حدیث: 7039۔ مشکاۃ شریف ص 239۔

حضرت میمون ابن مہران فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر جیسا متقی، ابن عباس جیسا عالم نہ دیکھا۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ایک ہزار غلام آزاد کیے، ظہور نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے اور ۷۳ تہتّر میں حضرت ابن زبیر کے قتل کے تین مہینہ بعد وفات پائی۔

آپ کی وصیت تو یہ تھی کہ آپ کو حل میں دفن کیا جاوے مگر حجاج نے ایسا نہ کرنے دیا تو آپ ذی طویٰ میں دفن کئے گئے مہاجرین کے قبرستان میں۔ آپ کی وفات کا واقعہ یہ ہے کہ ایک بار حجاج نے جمعہ کا خطبہ دراز کیا آپ نے فرمایا کہ سورج تیرا انتظار نہ کرے گا وہ بولا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اندھا کردوں آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو ایسا کرسکتا ہے کہ تو ایک احمق شخص ہے جو ہم پر مسلط کردیا گیا ہے، نیز آپ حج میں حجاج سے پہلے ہی عرفہ میں حضور انور کی قیام گاہ میں جاکر ٹھہر جاتے تھے ان وجوہ سے حجاج آپ سے کینہ رکھنے لگا، اس نے ایک شخص سے کہا اس نے زہریلا نیزہ آپ کے تلوے میں چبھو دیا راہ چلتے ہوئے اس سے آپ کی موت واقع ہوئی، چوراسی یا چھیاسی سال آپ کی عمر ہوئی آپ کے فضائل بہت ہیں۔ حاشیہ اکمال میں خلاصہ سے ہے کہ آپ سے سولہ سو حدیثیں مروی ہیں جن میں تیس حدیثیں متفق علیہ ہیں۔(۱)

فوائد حدیث:

(۱) انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خواب حق ہے

(۲) وبا سے مراد یہاں عام بیماری ہے۔

(۳) **ھیعۃ** کے معنیٰ ہیں وسیع زمین یا فراخ بستی، جب سیلابوں نے اس بستی کو برباد کردیا تو اس کا نام جحفہ ہوگیا یعنی کٹی ہوئی زمین۔

(۱) اکمال فی اسماء الرجال فصل فی الصحابۃ حرف العین ص 604

مدینہ منورہ کی سختی پر صبر کرنے کا صلہ

حدیث نمبر (۴)

’’عَنْ سَعَدٍ قَالَ قَالَ رَسُو لُ اللهِ صَلّی الله علیہ وسلم إِنِّي أُحَرِّمُ ما بيْنَ لابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضاهُها، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُها، وقالَ: الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لهمْ لو كانُوا يَعْلَمُونَ، لا يَدَعُها أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْها إِلّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فيها مَن هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ على لَأْوائِها وجَهْدِها إِلّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا يومَ القِيامَة‘‘

ترجمہ:

حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں مدینہ کے پہاڑوں کے دونوں کناروں کے درمیان حرام کرتا ہوں کہ اس کے خاردار درخت کاٹے جائیں یا اس کا شکار مارا جائے اور فرمایا مدینہ بہتر ہے ان کے واسطے (یعنی اس کے رہنے والے مؤمنین کے لیے دنیا وآخرت میں) اگر اس کی بھلائی کو جان لیں تو اس کو نہ چھوڑیں اور نہ وہاں سے جائیں اور نہ چھوڑے گا اس کو کوئی بے رغبتی سے بلکہ اللہ تعالیٰ اس میں اس شخص کو بدلے گا کہ وہ بہتر ہوگا اس سے (یعنی مدینہ کو اس کے نہ ہونے سے ضرر نہیں ہوگا) بلکہ اس کے لیے مفید ہوگا کوئی اس کی سختی اور بھوک پر صبر نہیں کرے گا مگر میں اس کے واسطے شفاعت کرنے والا ہوں گا یا قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا۔[۱]

---

[۱]مسلم جلد1ص440،مشکاۃشریف ص:239

تعارف راوی:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے آپ کے والد یعنی ابو وقاص کا نام مالک ابن وہیب ہے آپ کی قرشی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں پرانے مومن ہیں 17 سال کی عمر میں اسلام لاے آپ تیسرے مومن ہیں آپ نے سب سے پہلے کفار پر تیر چلایا تمام غزوات میں حضورانور کے ساتھ رہے آپ بڑے مقبول الدعاء تھے آپ کا لقب مجاب الدعوات تھا لوگ آپکی دعا سے بہت ڈرتے تھے کیوں کہ حضورانور نے آپ کے لیے دعا کی تھی اللهم سدد سهمه واجب دعوته خدایا سعد کا نشانہ اور دعا کبھی خالی نہ جاے حضور انور نے آپ سے اور حضرت زبیر سے فرمایا کہ تم پر میرے ماں باپ فدا ان کے سوا کسی سے نہ فرمایا آپ کی وفات اپنی منزل عقیق میں ہوئی جو مدینہ منورہ سے قریب ہے لوگ میت شریف مدینہ شریف لاے مروان ابن حکم نے آپ کا جنازہ پڑھایا کہ اس وقت وہی حاکم مدینہ تھا جنت البقیع میں دفن ہوے 55ھ میں وفات پائی 70 سال سے زائد عمر شریف ہوئی عشرہ مبشرہ میں آخری وفات آپ کی ہے آپ کو حضرت عمر و عثمان نے کوفہ کا حاکم بنایا تھا آپ سے ایک خلقت نے روایات کیں۔(۱)

فوائد حدیث:

(۱) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حرم مکہ کے حدود میں شکار کرنا اور خود رو، درخت کاٹنا حرام ہے مگر حرم مدینہ میں شکار کرنا اور ضرورتا خودرو، درخت کاٹنے کی حلت آیات قرآنیہ سے ثابت ہے اور دوسری احادیث بھی اس حدیث کے خلاف ہیں۔

---

(۱) اکمال فی اسماء الرجال مع مشکو حرف السین ص596 مجلس برکات

لہذا اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حرم مدینہ کے حدود میں شکار وغیرہ کرنا جائز ہے لیکن مدینہ شریف کے زیب وزینت اور ادب کے خلاف ہے اور خودر درخت کو بلا ضرورت کاٹنے پر کوئی گناہ وسزا نہیں یہی امام الائمہ کا شف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے اور اگر اپنا درخت ہے تو مالک کو اختیار ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

(۲) دیگر مما لک میں دنیاوی آرام کی وجہ سے نہ جائے مدینہ شریف سے تمام سر سبز ملکوں کو بہتر جانے کیونکہ یہاں امام الانبیاء سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں جس مسلمان کو وہاں جگہ مل جائے اس کی بہت ہی خوش نصیبی ہے۔

(۳) مدینہ شریف ہمیشہ آباد رہے گا کبھی ویران نہ ہوگا اگر کوئی قوم یا جماعت اسے چھوڑ بھی جائے تو دوسری قوم اسے آباد کرے گی۔

(۴) جو مدینہ شریف کی غربت و بے کسی کی زندگی ،اور اس کے مصائب وآلام پر صبر کر کے اور جانِ جاں ،جانِ ایمان کے قدموں میں پڑا رہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

جومدینہ کی سختی پر صبر کرے گا روز محشر میں اس کا شفیع ہوں گا

حدیث نمبر(۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلّي اللّٰهُ تَعالي عليه وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصبرُ عَلىٰ لَأْوَاءِ المَدِيْنَةِ وَشِدَّتِہا أحدٌ إلا كنْتُ لَہٗ شَہِيدًا أو شَفِيعًا يَومَ القِيَامَةِ رواه مسلم

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مدینہ کی سختی و بھوک اور محنت پر میری امت میں سے صبر کرے گا، میں اس کے لیے قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔[۱]

تعارف راوی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

یمن کے قبیلہ دوس سے انکا خاندانی تعلق ہے زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس تھا مگر جب یہ سن 7 ھجری میں جنگ کے بعد دامن اسلام میں آ گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ یا عبدالرحمن رکھ دیا ایک دن حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کی آستین میں ایک بلی دیکھی تو اپ نے ان کو یا اباھریرۃ کہہ کر پکارا اسی دن سے ان کا یہ لقب اس قدر مشہور ہو گیا کہ لوگ ان کا اصلی نام بھول گئے یہ بہت ہی عبادت گذار انتہائی متقی اور پرہیز گار صحابی ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز نفل ادا

---

[۱]ترمذي ج:۱،ص:444،حديث:3924

ابن حبان حديث:3739،مسلم شريف، ص:239

فرمایا کرتے تھے آٹھ سو صحابہ اور تابعین آپ کے شاگرد ہیں آپ نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیثیں روایات کی ہیں جن میں چار سو چھیالیس بخاری شریف میں ہیں سن 59 ھجری میں 78 سال کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوے(ا)

فوائد حدیث:

حدیث پاک کا معنیٰ ومفہوم پچھلے حدیث میں گزرا۔

سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(ا)اکمال حرف الھاء فصل فی الصحابۃ ص 622 اسدالغابہ ابوھریرہ جلد6ص336،337 بحوالہ کرامات صحابہ

اے اللہ! مدینہ کے میوے، صاع اور مُد میں برکت ڈال دے

حدیث (۶)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّاسُ إذا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جاؤُوا بِهِ إِلَىٰ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَإِذا أَخَذَهُ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قالَ: اللَّهُمَّ بارِكْ لَنا في ثَمَرِنا، وَبارِكْ لَنا في مَدِينَتِنا، وَبارِكْ لَنا في صاعِنا، وَبارِكْ لَنا في مُدِّنا، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْراهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وإِنَّه دَعاكَ لِمَكَّةَ، وإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ ما دَعاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ معهُ، قالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذلكَ الثَّمَرَ. رواه المسلم

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ لوگ جس وقت نیا پھل دیکھتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آتے تھے تو جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیتے تو فرماتے اے اللہ! ہمارے واسطے ہمارے میوے، ہمارے شہر، ہمارے صاع اور ہمارے مُد میں برکت دے اے اللہ بے شک ابراہیم (علیہ السلام) تیرا بندہ و گہرا دوست اور تیرا نبی ہے اور بیشک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں ابراہیم (علیہ السلام) نے تجھ سے مکّہ کے لیے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے مکّہ کے واسطے کی تھی اور اس کے مثل اس کی دعا کے ساتھ یعنی اس کی دعا کے دوگنا ہونے کے ساتھ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل بیت میں سے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور اس کو پھل دیتے۔[۱]

[۱]مسلم ج1ص442ابن حبان حدیث:3747مشکاۃ شریف ص239

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) کوئی نئی چیز یا جب رب تعالیٰ نعمت سے نوازے تو پہلے اسے کسی متقی و پرہیزگار سنی صحیح العقیدہ عالم دین کی بارگاہ میں پیش کرنا اور برکت کی دعا لینا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلت کا ذکر فرمایا لیکن اپنے حبیب ہونے کا ذکر بطور عجز وانکساری نہ فرمایا، ورنہ حبیب کا حال تو یہ ہے۔

مغز ہو تم اور پوست ،اور ہیں باہر کے دوست
تم ہو درون سرا تم پہ کروڑوں درود

(۳) اس حدیث سے پہلے پھل پر، پھل سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا بچوں میں تقسیم کرنا سب کچھ ثابت ہے۔

(۴) صاع و مد سے مراد ان پیمانوں میں لینے والے دانہ ہیں جسے گندم جو وغیرہ۔

مدینہ شریف بزرگی والا ہے

حدیث نمبر(۷)

’’عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلي اللهُ تَعَالِيْ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا، وَإِني حَرَّمتُ المَدِينَةَ مَا بَينَ مَأْزَمَيْهَا؛ أَنْ لَا يُرَاقَ فِيهَا دَمٌ، وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سَلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا يُخبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ.رواه مسلم‘‘

ترجمہ:

حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکّہ کو بزرگی دی اور اس کو حرام گردانا اور بیشک میں نے مدینہ منورہ کو بزرگی دی اس کی دونوں طرفوں کے درمیان کہ اس میں خوں ریزی نہ کی جائے اور نہ اس میں لڑائی کے لیے ہتھیار اُٹھایا جائے اور نہ اس میں درخت کے پتّوں کو جھاڑا جائے مگر جانوروں کے کھانے کے واسطے۔[۱]

تعارف راوی:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام سعد ابن مالک ہے انصاری خدری ہیں اپنی کنیت میں مشہور ہیں آپ حافظ ہیں بہت احادیث کے راوی ہیں بہت صحابہ وتابعین نے آپ سے روایات لیں 74ھ میں وفات ہوئی 84 سال عمر شریف ہوئی جنت البقیع سے باہر آپ کی قبر انور ہے حضرت فاطمہ بنت اسد کے قبر کے برابر۔

[۱]مسلم ج:۱،ص:443۔مشکاۃ شریف، ص:239۔

فوائد حدیث:

(۱) سرزمین مدینہ طیبہ تا قیامت محترم و معظم ہے۔

(۲) مدینہ منورہ میں جنگ و جدال کرنا اس کے ادب و احترام کے خلاف ہے مسلمانوں کا اس طرح لڑنا جس سے خون وخراب ہو ہر جگہ یہ حرکت بری ہے مگر مدینہ شریف میں زیادہ ہی بری ہے۔

(۳) مازم: دو پہاڑوں کے درمیان تنگ راستہ کو کہتے ہیں جو کہیں مل جائے اور کہیں وسیع ہو جائے اس سے مراد اطراف مدینہ ہیں۔

اقوال زریں

اپنے خیالات پر نظر رکھئے یہ الفاظ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
اپنے الفاظ پر نظر رکھئے یہ عمل کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
اپنے اعمال پر نظر رکھئے یہ عادات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔
اپنی عادات پر نظر رکھئے یہ شخصیت کا روپ دھار لیتی ہے۔
اپنی شخصیت پر نظر رکھئے یہ آپ کا مقدر بن جاتی ہے۔

مدینہ شریف کے درخت محترم ہیں

حدیث نمبر (۸)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إلى قَصْرِهِ بالعَقِيقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا، أَوْ يَخْبِطُهُ، فَسَلَبَهُ، فَلَمّا رَجَعَ سَعْدٌ، جاءَهُ أَهْلُ العَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلىٰ غُلامِهِمْ، أَوْ عَلَيهِمْ، مَا أَخَذَ مِن غُلامِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَأَبىٰ أَنْ يَرُدَّ عَلَيهِمْ. رواه مسلم

ترجمہ:

حضرت عامر بن سعد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سعد اپنے محل کی طرف سوار ہوے جو کہ مقام عقیق پر واقع تھا پس ایک غلام کو پایا کہ اس کے درخت کاٹ رہا تھا یا پتّے جھاڑ رہا تھا پس سعد نے اس کے کپڑے چھین لیے تو جب حضرت سعد مدینہ کی طرف آئے تو غلام کے مالک ان کے پاس آئے اور گفتگو کی کہ جو چیز آپ نے اس غلام سے لی ہے وہ اس کو واپس کر دیں یا اس کے مالکوں کو واپس کر دیں تو حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا خدا کی پناہ یہ کہ میں لوٹا دوں اس کی طرف اس چیز کو جو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلوائی ہے اور سعد (رضی اللہ عنہ) نے لوٹانے سے منع کر دیا۔[۱]

تعارف راوی:

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ

آپ زہری قریشی اور جلیل القدر تابعی ہیں، سن ۱۰۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

[۱]مسلم ،ج:1ص:441. مشکاۃ شریف، ص:239.

فوائد حدیث:

(۱) عقیق مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ذوالحلیفہ کے راستے میں ایک جگہ ہے چوں کہ یہ جگہ حرم مدینہ میں داخل ہے اس لئے یہ واقعہ درپیش ہوا۔

(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کا مذہب یہی ہے کہ حرم مدینہ کے درخت کاٹنے پر پتے جمع کرنے پر ضمان نہیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو کیا وہ سیاست ہے یا یہ کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنیٰ پر نہیں بلکہ مراد سختی سے منع کر دینا ہے بہر حال احترام مدینہ منورہ ظاہر ہے۔

عظمت مدینہ منورہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خاک مدینہ میں شفا ہے'' (جامع الفصول ۹/۲۹۷)

علامہ امام نووی نے ارشاد فرمایا:

''فرشتوں نے مدینہ کی تمام گھاٹیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت افزائی کے لیے گھیرا ہوا ہے۔ (شرح مسلم للنووی، ۵/۱۴۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایمان کی پناہ گاہ مدینہ منورہ ہے'' (جامع الفصول ۹/۲۹۷)

مدینہ منورہ منبع فضائل ہے

حدیث نمبر(۹)

عَن سُفيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيرٍ يُفْتَحُ اليَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيِهِمْ وَمَن أَطاعَهُمْ، والْمَدِينَةُ خَيْرٌ لهمْ لو كانُوا يَعْلَمُونَ، ويُفْتَحُ الشّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيِهِمْ وَمَن أَطاعَهُمْ، والْمَدِينَةُ خَيْرٌ لهمْ لو كانُوا يَعْلَمُونَ،ويُفْتَحُ العِراقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيِهِمْ وَمَن أَطاعَهُمْ، والْمَدِينَةُ خَيْرٌ لهمْ لو كانُوا يَعْلَمُونَ.متفق عليه۔

ترجمہ:

حضرت سفیان بن زہیر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح کیا جائے گا پس ایک قوم ہوگی پس اہل والوں کے ساتھ کوچ کرے گی اوراپنے تابع داروں کے ساتھ اور مدینہ ان کے واسطے بہتر ہوگا اگر مدینہ کا بہتر ہونا جان لیں تو وہ اس کو نہ چھوڑیں اور عراق فتح کیا جائے گا پھرایک قوم آہستہ چلے گی وہ اپنے اہل والوں اور تابع داروں کے ساتھ چلیں گےاور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جان لیں تواس کونہ چھوڑیں۔[۱]

تعارف راوی:

حضرت سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ

آپ ازدی ہیں،بنی شنوءہ سے ہیں،حجازی محدث ہیں۔(۲)

---

[۱]بخاري جلد2ص252.مسلم ج:۱،ص445. مشكاة شريف ص:239.

(۲)اکمال فی اسماء الرجال ،فصل فی الصحابہ،حرف السین،ص:۵۹۷

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ شریف دوسرے تمام شہروں سے افضل ہے کہ یہاں قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین و دنیا کی برکات ہیں۔

(۲) مکہ مکرمہ میں رہ جانے سے مدینہ منورہ میں رہنا افضل ہے کسی حدیث میں مکہ معظّمہ میں رہنے پر اتنا زور نہیں دیا گیا جتنا مدینہ منورہ میں رہنے پر زور دیا گیا تمام اماموں کے یہاں یہی مذہب ہے کیوں کہ مکہ کا افضل ہونا کچھ اور ہے اور مکہ میں رہنے سہنے کا افضل ہونا کچھ اور ہے۔

(۳) اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ثابت ہے کہ عراق عہد صدیقی میں فتح ہوا، اور شام خلافت فاروقی میں فتح ہوا غیب داں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے فتح کی پہلے ہی خبر دے دی تھی۔

مدینہ شریف برے آدمیوں کو دفع کرتا ہے

حدیث نمبر(۱۰)

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ تَعالي عَليهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بقَرْيَةٍ تَأْكُلُ القُرى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ المَدِينَةُ، تَنْفِي النّاسَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ.متفق عليه۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے ایسی بستی میں کہ وہ سب بستیوں پر غالب آتی ہے اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ منورہ ہے مدینہ برے آدمیوں کو دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔[۱]

تعارف راوی:۔حدیث نمبر(۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) تاکل القری تمام بستیوں کو کھا جائے گی یعنی تمام بستیوں پر غالب آجائے گی اس طرح کہ یہاں کے لوگ تمام ملکوں کو فتح کریں گے۔

(۲) مدینہ منورہ کے نام سو سے بھی زیادہ ہیں ہجرت سے پہلے لوگ اسے یثرب کہتے تھے (یعنی بلاؤں کا گھر) لیکن آمد سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے اب وہ یثرب نہ رہا بلکہ وہ سکون واطمنان کا جگہ ہوگیا وہاں کی آب وہوا صحت بخش ہوگئی۔

---

[۱]بخاری،ج:1ص:252۔

مسلم ،ج:1ص:444۔مشکاۃ شریف، ص:239

لہذا اب اسے یثرب کہنا سخت منع ہے اور قرآن مجید میں جو اسے یثرب کہا گیا یا اہل یثرب لا مقام لکم] وہ منافقوں کا قول ہے۔

(۳) خاک مدینہ کی تاثیر ہے اس نے وہاں سے مشرکین و کفار کو مومن بنا دیا وہاں سے نکال دیا صوفیا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خبیث آ کر دفن بھی ہو جائے تو فرشتے وہاں سے اس کی لاش کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی عاشق مدینہ دوسری جگہ دفن ہو جائے تو اس کی لاش مدینہ پہنچا دیتے ہیں۔

قرآن مجید کے حقوق

اس پر ایمان لایا جائے

اس کی تلاوت کی جائے

اس میں تدبر کیا جائے

اس پر عمل کیا جائے

دوسروں تک پہنچایا جائے

اللہ تعالیٰ نے مدینہ شریف کا نام طابہ رکھا

حدیث نمبر(۱۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسولَ اللهِ يَقولُ اِنَّ اللهَ سَمّى المَدِيْنَةَ طَابَةَ۔رواه مسلم

ترجمہ:

حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔[۱]

تعارف راوی:

حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ عامری ہے، حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں، کوفہ میں قیام رہے، وہاں ہی ۷۴ھ میں وفات پائی، ایک جماعت نے آپ سے احادیث لی۔[۲]

فوائد حدیث:

(۱) اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھ کر اسے مشرف فرمایا

(۲) طابہ کے معنیٰ ہیں پاک، صاف، خوشبو دار جگہ وہاں کی در و دیواریں ایک خاص مہک ہے مدینہ کی شئی میں قدرتی خوشبو ہے مگر محسوس اسے ہو جس کے دماغ میں کنز نفاق کا نزلہ زکام نہ ہو۔ الغرض! مدینہ کا نام طابہ ہے جو کہ اسم با مسمیٰ ہے۔

---

[۱]مسلم ج:1ص445۔ابن حبان، حدیث:3726۔ مشکاۃ شریف، ص:239۔
[۲]اکمال فی اسماء الرجال ،فصل فی الصحابہ،حرف الجیم،ص:۵۸۹

مدینہ شریف گناہوں کو جلا دیتا ہے

حدیث نمبر (۱۲)

عَن جَابِرِ بْنِ عَبدِاللّٰہِ أنَّ أَعْرابِيًّا بايَعَ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَصابَ الأَعْرابِيَّ وَعْكٌ بالمَدِينَةِ، فَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَقِلْني بَيْعَتِي، فأبى رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ جاءَہُ، فَقالَ: أَقِلْني بَيْعَتِي، فأبى، ثُمَّ جاءَہُ، فَقالَ: أَقِلْني بَيْعَتِي فأبى، فَخَرَجَ الأَعْرابِيُّ، فَقالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: إنَّمَا المَدِينَةُ كالْكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَتنْصَعُ طَيِّبُهَا.متفق عليه۔

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بیشک ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی پھر اس اعرابی کو مدینہ میں بخار ہوا اور سخت بخار ہوا اس نے مدینہ میں رہنا ناپسند کیا اور وہاں سے نکلنا چاہا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری بیعت مجھ کو لوٹا دو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہا مجھ کو میری بیعت لوٹا دو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا بیعت لوٹا دو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا پھر وہ اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر مدینہ سے نکل گیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ بھٹی کے مانند ہے اپنے میل کو دور کرتا ہے اور اپنے اچھے کو خالص کرتا ہے۔

[ا]بخاري ج:1،ص:253.مسلم ج:1،ص:444.

مشكاة شريف، ص:239. مشكل الآثار:حديث:1730۔

تعارف راوی:

جابرابن عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے انصاری ہیں سلمی ہیں بہت احادیث آپ سے مروی ہیں آپ بدر وغیرہ 18 غزوات میں شریک ہوئے حضور انور کی وفات کے بعد شام ومصر گئے آخر میں نابینا ہوگئے تھے آپ کی عمر 94 سال ہوئی 74ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی آپ مدینہ منورہ کے آخری صحابی ہیں کہ آپ کی وفات سے زمین مدینہ صحابہ سے خالی ہوگئی۔ (۱)

فوائد حدیث:

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے رحیم وکریم ہیں کہ سائل کی بار بار درخواست پر بھی آپ نے اس کی بیعت فسخ نہ فرمائی۔ وہ بخار کی وجہ سے معذور تھے اس کے اس عذر کے سبب سختی نہ فرمائی اور بیعت باقی رکھی۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام قیس بن ابی حازم ہے۔

(۲) مدینہ شریف کی مٹی مثل بھٹی ہے جو برے لوگوں کو باہر کردیتی ہے یا ان کی برائی ختم کرکے انہیں نیکوکار بنا دیتی ہے۔ رہا سائل کا معاملہ تو مدینہ شریف ان کا اپنے وطن نہیں تھا لہذا ان کے چلے جانے پر حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔

---

(۱) اکمال فی اسماء الرجال فصل فی الصحابہ حرف الجیم ص589

مدینہ شریف اپنے شریروں کو دور کرتا ہے

حدیث نمبر (۱۳)

عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ المَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.رواه المسلم

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے شریروں کو دور کردے گا جیسے کہ بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) یہ خصوصیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک تھی جیسے عکل اور مرینہ کو نکالا اور ایک اعرابی کا قصہ ابھی گزرا۔

(۲) ظاہر یہ ہے کہ اس حدیث سے مراد ظہور دجال کے زمانہ کا واقعہ ہے دجال تو مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوسکے گا مگر مدینہ پاک میں زلزلہ سے ہوگا جس سے منافقین (اور اسی طرح وہابی دیوبندی) یہاں سے بھاگ جائیں گے یہ ہوگی مدینہ پاک کی چھانٹ۔

(۳) شرار سے مراد منافقین اور مدینہ پاک کے غیر مناسب لوگ ہیں۔

---

[۱]مسلم ج:1،ص:444.ابن حبان ،حدیث:6775.مشکاۃ شریف، ص:240.

مدینہ شریف کی گلیوں میں فرشتے صف بستہ کھڑے رہتے ہیں

حدیث نمبر (۱۴)

عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ قَالَ رَسولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَليهِ وَسَلَّمَ عَلىٰ أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الْطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجّالُ۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے نگہبان ہیں اس میں طاعون کی بیماری اور دجال داخل نہ ہوں گے۔

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ پاک کے تمام راستوں پر ایسے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ جنات مدینہ پاک میں نہیں آسکتے جن کی امر سے طاعون پھیلتی ہے اور آج تک وہاں طاعون نہ پھیلی اور نہ انشاء اللہ پھیلے گی۔ دجال بھی وہاں نہ پہنچ سکے گا۔

(۲) نقاب نقیب کی جمع ہے اور نقیب دو پہاڑوں کے درمیان راستہ کو کہتے ہیں یہاں مطلقاً راستہ مراد ہے۔

[۱] بخاری شریف، ج:1، ص:252۔ مسلم ج:1، ص:444۔ مشکاۃ شریف، ص:240۔

مدینہ شریف کے راستوں پر فرشتوں کی ڈیوٹی

حدیث نمبر (۱۵)

عَن أنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالي عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَيسَ مِن بَلدٍ إلّا سَيَطؤُه الدَّجّالُ إلّا مكَّةَ والمدينةَ لَيسَ نَقبٌ مِن أنقَابِهَا إلّا عَلَيهِ المَلَائِكَةُ صَافِّين يَحرُسُونَهَا فَيَنزِلُ السَّبِخَةَ فَتَرجُفُ المدِينَةُ بِأَهلِهَا ثَلَاثَ رَجفَاتٍ فَيَخرُجُ إلَيهِ كلُّ كَافِرٍ ومُنَافِقٍ. متفق عليه

ترجمہ:

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکّہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال پامال نہ کرے گا اور مکّہ و مدینہ کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوئے ہیں اور اس کی نگہبانی کرتے ہیں پس دجال مدینہ سے باہر زمین شور میں اترے گا پھر اپنے رہنے والوں کے ساتھ تین مرتبہ ہلے گا اس زلزلے کے نتیجے میں ہر کافر و منافق مدینہ سے نکل جائے گا۔

تعارف راوی:

حضرت انس بن مالک: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کا نسب نامہ یہ ہے انس بن مالک بن النضر بن ضمضم بن زید بن حرام انصاری۔ آپ قبیلہ انصار میں خزرج کی ایک شاخ بنی نجار میں سے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام سلیم بن ملحان ہے

[ا] بخاری، جلد1ص253،مسلم حدیث:2943،مشکاۃ شریف ص240

ان کی کنیت ابوحمزہ اوران کا مشہور لقب خادم النبی ہے جس پر آپ کو بے فخر تھا دس برس کی عمر میں یہ خدمت اقدس میں حاضر ہوے اور دس برس تک سفر و وطن جنگ وصلح ہر جگہ ہر حال میں حضور اقدس کی خدمت کرتے رہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات میں ان کے پاس ایک چھوٹی سی لاٹھی تھی آپ نے وصیت کی تھی کہ اس کو بوقت دفن میرے کفن میں رکھدیں چناں چہ یہ لاٹھی آپ کے کفن میں رکھدی گئی۔حضور اقدس نے ان کے لے خاص طور پر مال واولاد میں ترقی اور برکت کی دعائیں فرمائیں تھیں چنانچہ ان کے مال و اولاد میں بے حد برکت وترقی ہوئی مختلف بیویوں اور باندیوں سے آپ کی 80 لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس دن آپ کے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد ایک سوبیس تھی۔

خلافت فاروقی میں لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے مدینہ منورہ سے بصرہ تشریف لے گئے آپ کے سال وصال اور آپ کی عمر شریف کے بارے میں اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ سن 91ھ میں آپ کا وصال ہوا بوقت وصال آپ کی عمر شریف ایک سوتین 103 برس کی تھی بعض نے 99 برس لکھا ہے بصرہ میں وفات پانے والے صحابیوں میں سے سب سے آخر میں آپ کا وصال ہوا بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر آپ کی قبر شریف بنی جوزیارت گاہ خلائق ہے آپ بہت ہی حق گو حق پسند عبادت گذار صحابی ہیں۔خلاصہ میں ہے کہ آپ کی احادیث ایک ہزار دو سو چھیاسی ہیں جن میں سے ایک سو اڑسٹھ حدیثیں متفق علیہ ہیں اور 83 احادیث بخاری کی 71 مسلم کی۔(۱)

---

(۱)اکمال مع حاشیہ ص 585 اسدالغابہ ج1ص127 بحوالہ کرامات صحابہ

فوائد حدیث:

(۱) دجال تمام شہروں میں داخل ہوگا لیکن حرمین طیبین میں داخل نہ ہو سکے گا۔

(۲) مدینہ طیبہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تا کہ بے دین نکل کر دجال کے پاس پہنچ جائیں۔

(۳) السَّبِخۃ کھاری زمین کو کہتے ہیں اور مدینہ منورہ سے قریب ایک جگہ کا نام بھی ہے۔

انمول موتی

اپنا راز پوشیدہ رکھنا حکمت ہے۔

بچپن کا علم پتھر کی لکیر ہے۔

علم اور فن دونوں بہت بڑی دولت ہیں۔

اپنی اصلاح دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔

خوب صورت ہونا اہم نہیں، اہم ہونا خوب ہے۔

باپ ایک کتاب ہے جس پر تجربات تحریر ہوتے ہیں۔

نعمت کا نامناسب جگہ خرچ کرنا ناشکری ہے۔

دنیا کی مصیبتیں بظاہر زخم ہیں مگر بباطن ترقیوں کا سبب ہیں۔

اہل مدینہ سے مکر کرنے والا تباہ ہو جائے گا

حدیث نمبر (١٦)

عَنْ سَعدٍ قَالَ: قَالَ رَسولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَليهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيدُ أهلَ المَدِينَةِ أَحَدٌ، إلّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ المِلْحُ فِي الْمَاءِ متفق عليه۔

ترجمہ:

حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ والوں سے کوئی مکر نہیں کرے گا مگر گھُل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھُلتا ہے۔

تعارف راوی:

نمبر (۴) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) غدر اور دھوکہ تو کسی کے ساتھ جائز نہیں لیکن اہل مدینہ کے ساتھ سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو اس طرح گھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

(۲) جو اہل مدینہ کو ستائے گا چین نہ پائے گا جیسا کہ یزید پلید واقعہ حرہ کے بعد دق اور سل میں مبتلا ہو کر مر گیا حجاج بن یوسف برے حال سے ہلاک ہوا۔

بخاري جلد 1ص252،مسلم جلد1ص445،مشكاة شريف ص240

مدینہ شریف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

حدیث نمبر(۱۷)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيَّ صلى الله عليہ وسلم، كانَ إِذَا قَدِمَ مِن سَفَرٍ، فَنَظَرَ إلى جُدُرَاتِ المَدِينَةِ، أَوْضَعَ راحِلَتَهُ وإِنْ كانَ عَلىٰ دِابَّةٍ حَرَّكَهَا مِن حُبِّہا.رواه البخاري

ترجمہ:

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت سفر سے آتے تو مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے اپنے اونٹ کو دوڑاتے اور اگر دابّہ پر ہوتے (یعنی گھوڑے پر یا خچر پر یا ان کے مانند کسی سواری پر) تو مدینہ کی محبت کی وجہ سے اس کو تیز چلاتے۔[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر(۱۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ پاک سے بہت پیار تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے عاشق مدینہ شریف پر دل وجان سے فدا ہیں کیونکہ یہ محبوب کا محبوب ہے۔

---

[۱]بخاری جلد1ص253۔

مسنداحمد،حدیث:12623۔

ترمذي،حدیث:3441۔

مشکاۃ شریف، ص:240۔

مدینہ شریف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم بنایا ہے

حدیث نمبر (۱۸)

وَعَنهُ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فقالَ: هذا جَبَلٌ يحبُنَا وَنُحِبُّهُ، اللّٰهمَّ إنَّ إبرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وإني أُحَرِّمُ مَا بَينَ لَابَتَيهَا. متفق عليه۔

ترجمہ:

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احد پہاڑ ظاہر ہوا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکّہ کو حرم بنایا اور بیشک میں اس قطعۂ زمین کو حرم کرتا ہوں (یعنی قابل تعظیم قرار دیتا ہوں) جو مدینہ کے سنگسان کے دونوں طرف ہے۔(۱)

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۱۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) لکڑیوں پتھروں میں احساس اور محبت وعداوت کا مادہ بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں اونٹ بھی روئے اور لکڑیوں نے بھی گریہ وزاری وزیاد کی۔

(۲) جس طرح حرم مکہ کی تعظیم وتوقیر واجب ہے ایسے ہی مدینہ منورہ کی بھی تعظیم وتوقیر واجب ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم یعنی معظم ومحترم قرار دیا ہے۔ البتہ حرم مکہ میں شکار وغیرہ ناجائز وحرام اور اس پر فدیہ واجب ہے لیکن حرم مدینہ میں مکروہ وخلاف ادب ہے

(۱) بخاري، حديث:3367، مسلم جلد1ص441، مشكاة شريف ص240

ہے۔ ھٰذا مذہب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ۔

(۳) احد شریف مدینہ منورہ سے بجانب مشرق تقریباً تین میل دور ایک پہاڑ ہے مدینہ منورہ خصوصاً جنت البقیع سے صاف نظر آتا ہے۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان، جن، لکڑی، پتھر، جانوروں کے بھی محبوب ہیں

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر کے دل کا حال معلوم ہے کہ کسی پتھر کے دل میں کتنی محبت ہے تو ہمارے دلوں کا ایمان عرفان، محبت وعداوت وغیرہ بھی یقیناً معلوم ہے اور یہ علم غیب ہے۔

مدینہ شریف کے درخت بھی قابل تعظیم ہیں

حدیث نمبر (۱۹)

عَنْ سُلَيمَانَ بْنِ أَبِي عَبدِ اللهِ قَالَ رَأَيتُ سَعدَ بْنَ أَبِي وَقّاصٍ أَخَذَ رَجُلاً يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ ثِيَابَهُ فَلاَ أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ. رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:

حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو پکڑا جو کہ حرم میں شکار کرتا تھا (مدینہ کے گرد میں) وہ حرم جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم ٹھہرایا ہے پس سعد (رضی اللہ عنہ) نے اس کے کپڑے چھین لیئے تو اس کے مالک آئے اور حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) سے اس کے مقدمہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حرم ٹھہرایا ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کسی شکار کرنے والے کو اس میں پکڑے تو چاہیئے کہ اس کا سامان چھین لے پس میں وہ بخشش تم پہ نہیں لوٹاؤں گا جو مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلوائی ہے لیکن اگر تم چاہو تو بطور احسان کے تمھیں اس کی قیمت دے دوں۔

[۱] ابوداؤد، حدیث: 2037۔ مسند احمد، حدیث: 1460۔ مشکاۃ شریف ص 240۔

تعارف راوی:

آپ کا نام سلیمان بن ابی عبداللہ تابعی ہے آپ نے مہاجرین کا زمانہ پایا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

فوائد حدیث:

(ا) حرم مدینہ کے شکار کا حکم حرم مکہ کے شکار کی طرح نہیں ہے حضرت سعد نے یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر محمول کی یہ ان کا اجتہاد تھا ورنہ کسی صحابہ اور کسی امام کا یہ مذہب نہیں ہے اس کی قدرے وضاحت اس جیسی سابقہ حدیث میں گزر چکی۔

مدینہ شریف میں کالا دجال داخل نہیں ہوگا

حدیث نمبر (۲۰)

عَنْ أبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجّالِ، ولَهَا يَومَئِذٍ سَبعَةُ أبْوابٍ، على كُلِّ بابٍ مَلَكانِ. رواه البخاري

ترجمہ:

حضرت ابوبکرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کالے دجال کا رعب مدینہ میں داخل نہیں ہوگا اور اس وقت مدینہ کے دجال کے خروج کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پہ دو فرشتے ہوں گے۔(۱)

تعارف راوی:

آپ کا نام نفیع ابن حارث ابن کلاہ ثقفی ہے طائف کے رہنے والے تھے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو آپ نے اپنے آپ کو طائف کے قلعہ سے ایک بیرونی کنوئیں کی چرخی پر ڈال دیا اور اس طرح وہاں سے نکل کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور اسلام لے آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی کنیت ابوبکرۃ ارشاد فرمائی کیوں کہ آپ نے طائف کے قلعہ سے باہر کنوئیں کے چرخی پر اپنے آپ کو ڈالا تھا۔ پس ابوبکرۃ یعنی چرخی والے کے نام سے شہرت ہوگئی عربی میں بکرۃ چرخی کو کہتے ہیں۔ بعد میں مقام ابرہ میں مقیم رہے اور وہیں سن (۹۴ھ) میں وفات ہوئی۔

---

(۱)بخاري جلد1ص252،ابن حبان،حديث:3731،مشكاة شريف ص240

فوائد حدیث:

(۱) حفاظت مدینہ کے فرشتوں کی وجہ سے مدینہ پاک میں نہ دجال آئے گا اور نہ ہی اس کا اثر اور ہیبت۔

(۲) مقبول بندوں کی برکت سے شہروں میں امن و امان رہتی ہے جیسا کہ جسم اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے مدینہ پاک دجال تو کیا اسکے اثر سے بھی محفوظ رہے۔

بدمذہبوں سے احتیاط لازم العمل ہے

حدیث شریف میں ہے: ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتننونکم ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشہدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔اھ

بدمذہبوں سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال ڈیں، اگر وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو اور وہ مل جائیں تو انہیں سلام نہ کرو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو، نہ پانی پیو، نہ کھانا کھاؤ اور نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کر، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھو۔

(صحیح مسلم، باب النھی عن الروایۃ، ج:۱،ص:۱۰۔ کنز العمال، ج:۱۱،ص:۵۴۰
فتاویٰ رضویہ، ج:۱۴،ص:۲۱۷)

مدینہ شریف کو یثرب کہنا درست نہیں ہے

حدیث (۲۱)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَن سَمَّى المَدِينَةَ يَثْرِبَ؛ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، هِيَ طَابَةُ، هِيَ طَابَةُ ۔

ترجمہ:

حضرت براء بن عازب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جوشخص مدینہ کو یثرب کہےتو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل سے استغفار کرے وہ طابہ ہے وہ طابہ ہے۔(۱)

تعارف راوی:

آپ کا نام براء بن عازب اور کنیت ابوعمارہ ہے، صحابی رسول ابتدائی مسلمان ہونے والے اور راوی صحابہ میں سے ہیں مدینہ منورہ کے باشندہ اور انصاری ہیں جنگ بدر میں آپ شریک نہیں ہوسکے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صغرسنی کی وجہ سے روک دیا تھا سب سے پہلے غزوہ احد میں 15 سال کی عمر میں شریک ہوئے اور دیگر غزوات میں بھی شرف شرکت حاصل تھی سن 24ھ (خلافت فاروقی) میں رے فتح کیا، غزوہ تستر میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور حضرت علی رضی اللہ کے عہدِ خلافت میں جولڑائیاں ہوئیں سب میں حضرت علی رضی اللہ کی طرف سے شریک ہوئے۔آپ کی وفات سن 72ھ میں کوفہ کی سرزمین میں ہوئی۔

(۱)مسند أحمد (18519)، مسندأبو يعلى (1688)، ابن عدي في الكامل(7/ 276)

فوائد حدیث:

(1) مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا نا جائز وممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار ہے کیونکہ مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔

(2) جس کو اللہ تعالی نے عظمت وفضیلت بخشی اور جس کو اللہ تعالی نے ایمان کا نام دیا تو جو شخص اس کا ایسا وصف بیان کرے جو اس کے لائق اور شایان شان نہیں تو وہ اس قابل ہے کہ اس کا نام عاصی (گنہگار) رکھا جائے۔

(3) جہاں تک ک قران مجید میں یثرب نام کے ذکر کا تعلق ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ منافقین کے قول کی حکایت ہے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔

(4) بعض اشعار اکابر میں کہ یہ لفظ واقع ہوا، ان کی طرف سے عذر یہی ہے کہ اس وقت اس حدیث وحکم پر اطلاع نہ پائی تھی جو مطلع ہو کر کہے اس کے لئے عذر نہیں۔

(5) یثرب کا لفظ فساد وملامت سے خبر دیتا ہے منافقین اسی طرف اشارہ کر کے یثرب کہتے اللہ عزوجل نے ان پر رد کے لئے مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھا ۔

(فتاوی رضویہ ومرقاۃ شرح مشکاۃ وغیرہ)

جو مدینہ شریف میں مرے گا اس کی میں شفاعت کروں گا

حدیث نمبر(۲۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عَليهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ فإني أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا. رواه احمد والترمذي۔

ترجمہ:

حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھے تو وہ مدینہ میں مرے بیشک میں اس کی شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔(۱)

تعارف راوی: حدیث نمبر(۳) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے اور دفن ہو کی کوشش کرے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ایمان پر مرے گا کیوں کہ اس کے لئے شفاعت خاص کا وعدہ اور شفاعت صرف مومن کی ہو سکتی ہے۔

(۲) یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ساری امت کی شفاعت فرمائیں گے مگر یہاں شفاعت سے خاص شفاعت مراد ہے۔

(۳) مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل ہے وہاں مرنا بھی افضل اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر ہے بعض صحابہ بعد مدت مدینہ میں لاکر دفن کئے گئے۔

---

(۱) ابن ماجه، حديث:3112، مسند أحمد، حديث:5818.

مدینہ شریف تمام بستیوں میں اعلیٰ ہے

حدیث نمبر (۲۳)

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَسَلَّمَ آخِرُ قَرِيَةٍ مِنْ قُرَى الإِسْلَامِ خَرَابًا اَلْمَدِيْنَةُ رواه الترمذي

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بستیوں میں سے آخری بستی جو خراب ہونے والی ہوگی وہ مدینہ ہے (یعنی مدینہ کے خراب ہونے کے بعد قیامت آئے گی)[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) قرب قیامت بڑی بڑی بستیاں ویران ہوجائیں گی مگر مدینہ منورہ آباد رہے گا یہ بالکل قیامت سے متصل ویران ہوگا۔

(۲) عالم کی آبادی مدینہ پاک کی آبادی سے وابستہ ہے جب یہ اجڑ گیا تو دنیا اجڑ جائے گی قیامت آجائے گی۔

(۳) یہاں قریہ بمعنی بستی ہے جو شہر وگاؤں سب کو شامل ہے۔

(۴) مدینہ شریف کو یہ برکت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

[۱]ترمذي جلد2ص231،حديث:3919،مشكاة شريف ص240

مدینہ شریف ہجرت گاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

حدیث نمبر(۲۴)

عَنْ جَرِيرِ بنِ عَبدِاللهِ عَنِ النَّبِي صَلَّي اللهُ تَعالي عَليهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةَ أَوِ الْبَحْرِينَ أَوْ قِنَّسْرِينَ.رواه الترمذي

ترجمہ:

حضرت جریر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تین شہروں (۱) مدینہ (۲) بحرین (۳) قنسرین میں سے جس شہر میں اتریں گے پس وہی تمھاری ہجرت کا گھر ہوگا۔

تعارف راوی:

آپ کا نام جریر بن عبداللہ ابوعمرو ہے آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لائے ایک زمانہ تک کوفہ میں مقیم رہے بعد میں قرسیسا منتقل ہو گئے اور وہیں سن (۱۵ھ) میں وفات ہوئی۔

فوائد حدیث:

(۱) اوحیٰ سے مراد وحی خفی ہے جو قرآن شریف میں موجود نہیں

(۲) معلوم ہوا کہ پہلے رب تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا کہ ان تین شہروں میں سے جہاں چاہیں ہجرت فرمادیں پھر مدینہ پاک کو معین فرمادیا

[۱]ترمذي جلد2ص231،حديث:3923،مشكاة شريف ص240

(۳) مدینہ پاک حجاج کا شہر ہے بحرین ایک شہر کا نام بھی ہے اور علاقہ کا بھی جو عمان کے قریب ہے اور موجودہ بحرین کے مغرب میں واقع ہے جسے اب احساء کہا جاتا ہے قنسرین شام کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔

مدینہ شریف دوگنی برکت والا ہے

حدیث نمبر (۲۵)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله تعالي عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ البَرَكَةِ. متفق عليه۔

ترجمہ:

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو مدینہ میں دوچند (دوہری برکت) دے جیسے تو نے مکّہ میں عطا کی۔[۱]

تعارف راوی: حدیث نمبر (۱۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ برکت والا شہر ہے۔

(۲) برکت، دینی، دنیوی دونوں کو شامل ہے یعنی رزق میں برکت اور ثواب کا دو گنا ہونا۔ برکت کو دنیوی کے ساتھ خاص کرنا تخصیص بلا محض ہے

(۳) دعا کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ مکہ کی شان وشوکت کی نسبت مدینہ طیبہ کو دوگنی شان وشوکت عطا فرما۔

[۱] بخاري جلد1ص253،مسلم جلد1ص442،مشكاةشريف ص240

زیارت روضہ اطہر کی برکت وفضیلت

حدیث نمبر(۲۶)

عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِي صلى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا؛ كَانَ فِي جَوَارِيْ يومَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصبرَ علىٰ بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَين، بَعَثَهُ اللهُ مِنَ الآمِنِينَ يومَ القِيَامَةِ رواه البيهقي في شعب الأيمان

ترجمہ:

ایک شخص سے روایت ہے جو حضرت خطّاب کی اولاد میں سے تھا اس نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ جس شخص نے قصداً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور میری پناہ میں ہوگا اور جو شخص مدینہ میں رہا اور اس کی سختیوں پر صبر کیا میں اس کی طاعت پر گواہ رہوں گا اور شفاعت کرنے والا اور جو شخص دونوں حرمین (مکّہ اور مدینہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن امن والوں کی جماعت میں اُٹھائے گا۔

تعارف راوی:

آل خطاب یعنی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی اولاد میں سے کسی نے یہ حدیث روایت کی۔

[۱]مشکاۃ شریف ص 240

فوائد حدیث:

(۱) جو مدینہ شریف فقط زیارت روضۂ رسول ﷺ کے لئے جائے دنیاوی کام مقصود نہ ہوں وہ قیامت میں حضور ﷺ کا پڑوسی اور حضور ﷺ کی امان میں ہوگا۔

(۲) جو مدینہ پاک کی تکالیف پر صبر کر جائے اسے کل قیامت میں حضور انور ﷺ کی خاص شفاعت نصیب ہوگی جو دوسروں کو نہ ہوگی۔

(۳) حرمین طیبین میں مرنے والا قیامت کی بڑی گھبراہٹ جسے نزع اکبر کہتے ہیں اس سے محفوظ رہے گا مگر یہ فوائد ایمان والوں کے لیے ہے۔

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ واللہ!

حدیث نمبر (۲۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرفُوعاً مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي۔ رواه البيهقي في شعب الايمان

ترجمہ:

حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے مرفوعاً کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے ظاہری وصال کے بعد گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۳) میں گزرا۔

[۱]شعب الایمان رقم الحدیث4154،مشکاۃ شریف ص 241

فوائد حدیث:

(۱) حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حج پہلے کرے بعد میں مدینہ پاک حاضر ہو علمائے کرام نے فرمایا کہ حج فرض میں پہلے حج کرنا فرض ہے اور حج نفل میں پہلے زیارت مدینہ طیبہ بہتر ہے تاکہ مدینہ پاک سے حج کے لئے رخصت ہو نہ کہ گھر جانے کے لیے۔

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا کسی نے ہم کو نہضت کدھر کی ہے

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے نور سے پتلی حجر کی ہے

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں بحیات حقیقی و دنیاوی زندہ وحیات ہیں کہ رزق بھی ملتا ہے اور آپ سے ہر طرح کی مدد و نصرت حاصل کی جاتی ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

من زار قبری وجبت له شفاعتی

حدیث نمبر (۲۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبرِي، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔

ترجمہ:

حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۳) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ایمان کی حالت میں کرنے والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی شفاعت کا مستحق ہوگا

(۲) ایسے شخص کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

(۳) ایک روایت میں آیا ہے کہ جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

---

[۱]الدار قطني جلد2ص278۔

البدر المنير، جلد6ص296۔

مدینہ شریف سے بڑھ کر محبوب کوئی جگہ نہیں

حدیث نمبر(۲۹)

عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالمَدِينَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ: بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤمِنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِئسَ مَا قُلْتَ ! قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا عَلىٰ الْأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -رواه مالك مرسلا۔

ترجمہ:

حضرت یحیٰ بن سعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جارہی تھی پس ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا۔مؤمن کی خواب گاہ بُری ہے (یعنی قبر) تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بُری وہ چیز ہے جوتو نے کہی ۔[۱]

اس شخص نے اس پر کہا کہ میں نے قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ کسی کا ارادہ نہیں کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قتل فی سبیل اللہ کی طرح کوئی چیز نہیں ہے میرے نزدیک زمین میں مدینہ سے کوئی جگہ محبوب ترین نہیں ہے کہ میری قبر ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہ دعا فرمائی۔

---

[۱]مؤطا أمام مالك، جلد2ص462۔

مشکاۃ شریف ص: 241۔

تعارف راوی:

آپ کا نام یحیٰ بن سعید انصاری مدنی ہے آپ تابعین میں سے ہیں آپ نے انس بن مالک، سائب بن یزید، وغیرہما سے ملاقات اور روایات کیں اور ان سے ھشام بن عروہ، مالک بن انس شعبہ نوری، ابن عیینہ، ابن مبارک وغیرہ بزرگوں نے روایات کیں۔ آپ بنو امیہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے قاضی تھے بعد میں ھاشمیہ کے قاضی رہے اور وہیں سن (۱۴۳ھ) میں وفات ہوئی۔

فوائد حدیث:

(۱) مومن کی قبر خصوصاً جبکہ مدینہ شریف میں ہو جنت کی کیاری ہے مؤمنوں کو وہاں دہشت و وحشت کیسی؟

(۲) شہادت کی موت بستر کی موت سے افضل ہے جیسا کہ راوی نے بیان کیا۔ مگر مدینہ پاک میں مرنا اور دفن ہونا دوسری جگہ شہید ہونے اور لاش پامال ہونے سے بھی افضل ہے۔

(۳) مدینہ شریف تمام جگہوں سے زیادہ پیاری ہے کہ یہ محبوب کا محبوب ہے۔

منبر وحجرہ نبی جنتی ٹکڑے ہیں

حدیث نمبر (۳۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِّي صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وِمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِن رِيَاضِ الجَنَّةِ، وِمِنْبَرِي عَلَی حَوْضِي۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی کہ آپ نے فرمایا میرے حجرہ اور میرے ممبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا ممبر میرے حوض پر ہے۔[ا]

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(ا) نزول رحمت اور حصول سعادت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ کے مثل ہے

(۲) اس جگہ پر عبادت کرنا جنت تک پہونچا دیتا ہے۔

(۳) قیامت کے دن وہ منبر منتقل کر کے حوض پر نصب کر دیا جائے گا۔

[ا]بخاري جلد 1ص253،۔

مسلم رقم الحدیث1391۔

ابن حبان رقم الحدیث3750۔

عجب رنگ پر بہار مدینہ

حدیث نمبر(۳۱)

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِي كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَعَلُوْا يَجُرُّوْنَ النَّمِرَةَ عَلىٰ وَجْهِهِ فَتَنْكَشِفُ قَدَمَاهُ وَيَجُرُّونَهَا عَلىٰ قَدَمَيْهِ فَيَنْكَشِفُ وَجْهُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِجْعَلُوهَا عَلىٰ وَجْهِهِ وَاجْعَلُوا عَلىٰ قَدَمَيْهِ مِنْ هٰذَا الشَّجَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فَإِذَا أَصْحابُه يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُوْنَ إِلىَ الْأَرْيَافِ فَيُصِيبُونَ مِنهَا مَطعَمًا وَمَلْبَسًا ومَركَبًا أَوْ قَالَ مَرَاكِبَ فَيَكتُبُونَ إِلىٰ أَهْلِيهِمْ هَلُمَّ إِلَينَا فَإِنَّكُمْ بِأَرْضِ حِجَازٍ جَدْوَبَةٍ وَالْمَدِينَةُ خَيرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعلَمُونَ ـ

ترجمہ:

ابو اسید ساعدی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) کی قبر پر حاضر تھے (ان کے کفن کیلئے صرف ایک چادر تھی) جب لوگ اس کو کھینچ کر ان کا منھ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پہ ڈالتے تو چہرا کھل جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس چادر سے منھ چھپادو اور پاؤں پہ یہ گھاس ڈال دو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اقدس اُٹھایا صحابہ کو روتا پایا ارشاد فرمایا لوگوں ایک زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا ولباس اور سواری انھیں ملے گی۔[۱]

[۱]المعجم الکبیر،جلد19ص265،رقم الحدیث،587- مجمع الزوائد،جلد6ص122،(رجاله ثقات)

الترغیب والترھیب،جلد2ص210 ،(إسناده حسن)

پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ کر بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

تعارف راوی:

آپ کا نام ربیعہ بن البدن انصاری ساعدی ہے

کنیت ابو اسید ساعدی ہے غزوۂ بدر و احد اور جملہ غزوات میں شریک رہے آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔ سن (۶۰ ھ) میں مدینہ شریف میں انتقال ہوا اصحاب بدر میں آخری شخص تھے جن کا انتقال ہوا۔

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ شریف سے باہر چلے جانا محرومئ برکات مدینہ ہے۔

(۲) وہاں کے مصائب و آلام پر صبر کرنا باعث رحمت و فضل ہے۔

ساکنان مدینہ کو ڈرانے والا ملعون ومردود ہے

حدیث نمبر (۳۲)

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ اَلانْصَارِي اَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلي اللّٰهُ عَليهِ وَسَلَّمَ قَال: مَنْ أَخَافَ أَهلَ المَدينةِ ظُلمًا، أَخَافَهُ اللّٰهُ، وَعَلَيهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ والمَلائِكَةِ والنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يومَ القِيَامَةِ صَرفًا وَّلَا عَدلًا۔

ترجمہ:

حضرت سائب بن خلاّد انصاری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو ظلماً ڈرایا اللہ تعالیٰ اس پر خوف ڈالے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی کل قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل [۱]۔

تعارف راوی:

آپ کا نام سائب بن خلاد بن سوید خزرجی انصاری ہے غزوۂ بدر میں شریک رہے آپ سے چار حدیثیں مروی ہیں سن (۷۱ھ) میں وفات ہوئی۔

فوائد حدیث:

(۱) ظلم حرام ہے اور مدینہ میں سخت حرام ہے کہ یہ اس کے ادب و احترام کے خلاف ہے (۲) جو اہل مدینہ کو ظلماً ڈرائے گا اسکے لئے سخت وعید ہے (۳) جس نے اہل مدینہ پر ظلم کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا

[۱] مسند احمد، جلد5 ص564، رقم الحدیث، 16557، اسنادہ صحیح ،السنن الکبری للنسائی، رقم الحدیث: 4265

فضیلت عجوہ مدینہ

حدیث نمبر (۳۳)

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلي اللهُ عَليهِ وَسَلَّمَ:مَن تَصَبَّحَ كُلَّ يَومٍ سَبْعَ تَمَراتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذلكَ اليَومِ سُمٌّ ولا سِحْرٌ۔

ترجمہ:

حضرت سعد ابن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح (نہار منھ) سات عجوہ کھجور کھالے اس دن اس کو نہ زہر نقصان پہنچائے گا نہ جادو۔[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۴) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) عجوہ مدینہ طیبہ کے کھجوروں میں ایک اعلیٰ اور عمدہ قسم کا کھجور ہے۔

(۲) عجوہ کھجور میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے۔

(۳) جو روزانہ سات عدد عجوہ کھجور نہار منہ کھالے وہ جادو اور ہر قسم کے زہر سے محفوظ رہے۔

---

[۱]بخاري،باب الاطعمة،رقم الحديث، 5445، مسلم،باب فضل المدينة،رقم الحديث، 2047ابوداؤد،رقم الحديث، 3876مسنداحمد،رقم الحديث، 1571۔

مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر (۳۴)

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ:صَلاةٌ فِي مَسجِدِي أَفضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سَوَاهُ، مِنَ المَسَاجِدِ إلّا المَسجِدَ الحَرَامَ۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر (۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) اس حدیث سے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت بھی ثابت ہوئی اور خود مسجد نبوی کی بھی۔

(۲) صلاۃ عام ہے لہذا افضیلت فرض ونفل نماز دونوں کو شامل ہے۔

[۱]ترمذي جلد2ص 231 -

بخاري رقم الحديث 1190 ،

مسلم رقم الحديث، 1394،

نسائي،رقم الحديث، 2899

مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا اجر

حدیث نمبر(۳۵)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسجِدِي بِخَمْسِينَ أَلف صَلَاةٍ۔

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری مسجد میں ایک نماز پڑھی تو اسے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر(۱۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) مسجد نبوی کی فضیلت وعظمت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔

(۲) فضل وکرامت والی ذات سے دوسرے میں بھی فضل وکرامت ہوتی ہے۔

---

[۱]ابن ماجه جلد2ص191،رقم الحديث 1413

المعجم الأوسط،رقم الحديث 7008

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب

حدیث نمبر(۳۶)

عَنْ سَهلِ ابْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِه ثُمَّ اَتَى مَسْجِدَ قُبْاءٍ فَصَلّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَه كَاجْرِ عُمْرَةٍ ۔

ترجمہ:

حضرت سہل بن حنیف (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر میں وضو کر کے مسجد قبا آئے پھر اس میں دو رکعت نماز ادا کرے تو اسے ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔[۱]

تعارف راوی:

آپ کا نام سہل بن حنیف بن واهب الاوسی الانصاری ہے غزوۂ بدر واُحد اور دیگر غزوات میں شریک رہے آپ سے چالیس حدیثیں مروی ہیں۔سن (۳۸ھ) میں وفات ہوئی۔

فوائد حدیث:

(۱) مسجد قباء مدینہ منورہ میں وہ پہلی مسجد ہے جو اسلام میں بنائی گئی اور اسکی بنیاد تقوی پر رکھی گئی جس پر صریح قرآنی آیت نازل ہوئی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز پیادہ اور سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لاتے تھے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔(۲) اسے عمرہ کے مثل ثواب ملتا ہے جو جو گھر سے وضو کر کے آئے اور اس میں نماز ادا کرے

(۳) صلاۃ مطلق ہے اس لئے مذکورہ فضیلت فرض نماز اور نفل نماز دونوں کو شامل ہے۔

---

[۱] سنن ابن ماجه جلد 1 صفحه 453،رقم الحدیث 1412،الترغیب والتریب،جلد2ص:۲۰۷.

ایمان مدینہ شریف کی طرف سمٹ جائے گا

حدیث نمبر(۳۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عليهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى المَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الحَيَّةُ إِلىٰ جُحْرِها۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے (اہل) ایمان سمٹ کر اس طرح مدینہ آجائیں گے جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔[۱]

تعارف راوی:

حدیث نمبر(۵) میں گزرا۔

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ طیبہ ایمان کی پناہ گاہ اور ایمان کا مرکز ہے وہاں سے ایمان نکلا اور وہیں لوٹ جائے گا جیسے سانپ بل سے نکلتا ہے پھر جب خوف زدہ ہوتا ہے تو واپس اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔

(۲) مدینہ شریف میں ایمان ثابت رہے گا جیسا کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے اس حدیث میں خبر دی کہ ایمان لوٹ آئیگا۔

(۳) علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ خصوصیت عہد رسالت اور عہد خلفاء راشدین وقرون ثلٰثہ تک ہے جو کہ نوّے سال پر محیط ہے اس کے بعد احوال متغیر ہو گئے۔

[۱]بخاري، جلد1 ص252، مسلم، جلد1، رقم الحديث، 147

مدینہ منورہ میں نماز پڑھنے کا حکم

حدیث نمبر (۳۸)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِوَادِي العَقِيقِ يَقُولُ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِن رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي المُبَارَكِ، وقُلْ: عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ۔

ترجمہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دراں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادئ عقیق میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اس مبارک وادی مدینہ منورہ میں نماز پڑھو اس میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے۔

تعارف راوی:

عمر ابن خطاب: آپ کا لقب فاروق ہے، کنیت ابوحفص عدوی قرشی ہیں، نبوت کے چھٹے یا پانچویں سال ایمان لائے آپ سے پہلے چالیس مرد گیارہ عورتیں مسلمان ہو چکے تھے۔ بعض نے فرمایا کہ آپ سے چالیس مؤمنوں کا وعدہ پورا ہوا آپ کے ایمان لانے کے دن مکہ میں اسلام چمکا تین دن پہلے حضرت حمزہ ایمان لا چکے تھے۔ آپ کی بہن فاطمہ بنت خطاب آپ کے ایمان کا ذریعہ بنیں اس دن حضور انور دار ارقم میں تھے، صفا کے پاس جب آپ وہاں پہنچے تو جناب حمزہ حضور انور کے پاس تھے آپ نے دروازہ بجایا حاضرین بارگاہ باہر آئے جناب حمزہ نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا عمر ہیں حضور انور باہر نکلے۔

[ا] بخاري، جلد2 ص135

آپ کے دامن کو جھٹکا دیا آپ کھڑے نہ رہ سکے بیٹھ گئے دوزانو حضور نے فرمایا اے عمر کیا ابھی تمہارے ایمان کا وقت نہیں آیا آپ نے فوراً کلمہ پڑھ لیا، حاضرین نے خوشی سے نعرہ تکبیر لگایا جو حرم شریف میں سنا گیا آپ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم حق پر اور کفار باطل پر نہیں ہیں، حضور انور نے فرمایا خدا کی قسم تم حق پر ہو عرض کیا پھر ہم چھپتے کیوں ہیں۔ چنانچہ مسلمان دو صفوں میں نکلے ایک میں حضرت حمزہ تھے دوسری صف میں حضرت عمر آپ کے سینے سے چکی کی سی آواز نکل رہی تھی آپ کو اور حضرت حمزہ کو کفار قریش نے مؤمنین کی صف میں دیکھا تو ان کے ہاں صف ماتم بچھ گئی بہت غمگین ہوئے حضور نے آپ کو فاروق کا لقب دیا جب آپ ایمان لائے تو جبریل امین حاضر خدمت ہوکر بولے یارسول اللہ آج حضرت عمر کے ایمان پر فرشتوں میں مبارکباد کی دھوم مچی ہے۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں اگر تمام دنیا والوں کے علوم ایک پلہ میں رکھے جاویں اور حضرت عمر کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر کا علم وزنی ہوگا۔ حضرت عمر کی وفات سے نو حصے علم اٹھ گیا دسواں حصہ باقی رہ گیا، آپ حضور کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے، پہلے آپ ہی کا لقب امیر المؤمنین ہوا ابوبکر صدیق کے بعد آپ خلیفہ ہوئے، آپ چھبیس ذی الحجہ ۲۳ھ تئیس بدھ کے روز ایک یہودی غلام ابولولو کے خنجر سے محراب النبی میں نماز فجر پڑھاتے ہوئے شہید کیے گئے اور دسویں محرم اتوار کے دن ۲۴ھ کو پہلوئے مصطفویٰ میں گنبدِ خضرا کے اندر دفن کیے گئے ساڑھے دس سال خلافت کی تریسٹھ سال عمر پائی، حضرت صہیب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ خیال رہے کہ آپ سے پانچ سو انتالیس احادیث مروی ہیں دس حدیثیں متفق علیہ ہیں، نو حدیثیں صرف بخاری میں ہیں پندرہ حدیثیں مسلم میں۔[۱]

[۱]اکمال فی اسماء الرجال مع حاشیہ حرف العین فصل فی الصحابہ ص 602

فوائد حدیث:

(۱) وادیٔ عقیق کی فضیلت مدینہ منورہ کی فضیلت کی طرح ہے۔

(۲) اس وادی میں نماز پڑھنا باعث فضیلت ہے۔

(۳) وادی عقیق مدینہ شریف کی مشہور وادیوں میں ایک وادی کا نام ہے جو جبل عیر سے قریب ہے۔

مدینہ شریف مکہ شریف سے بہتر ہے

حدیث نمبر (۳۹)

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اِنِّیْ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَقُوْلُ: اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌمِنْ مَکَّةَ۔

ترجمہ:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ بہتر ہے مکہ سے۔[۱]

تعارف راوی:

آپ کا نام رافع بن خدیج الحارثی الانصاری ہے کنیت ابو عبداللہ ہے کم سن کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے غزوۂ احد اور خندق اور اکثر معرکوں میں حاضر رہے غزوۂ اُحد میں انکے سینہ پر ایک تیر لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری نسبت قیامت میں شہادت دوں گا مدینہ شریف میں سن (۷۳ھ) میں وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۸۶ سال تھی۔

[۱] **المعجم الكبير لطبراني، جلد 4 ص** 288

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ طیبہ سوائے موضع تربت اطہر اور مکہ معظّمہ سوائے کعبہ مگر ان دونوں میں کون افضل ہے اس میں اختلاف ہے اس حدیث میں تصریح ہے کہ مدینہ افضل ہے اور یہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مسلک ہے اور اکثر مکہ معظّمہ کو افضل قرار دیتے ہیں مگر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ زمین کا وہ حصہ جو جسم انور سے متصل ہے کعبہ معظّمہ بلکہ عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف)

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینہ شریف امن والا حرم ہے

حدیث نمبر (۴۰)

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَهْوىٰ رَسولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إلى المَدِينَةِ، فَقالَ: إنَّها حَرَمٌ آمِنٌ۔

ترجمہ:

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے مدینہ شریف کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ **بیشک مدینہ امن والا حرم** ہے۔[۱]

تعارف راوی: حدیث نمبر (۳۵) میں گزرا۔

[۱] مسلم، جلد1 ص443، رقم الحدیث، 1375

فوائد حدیث:

(۱) مدینہ منورہ میں زندگی امن وامان میں ہے۔

(۲) اس حدیث میں اس جانب ترغیب وتشویق ہے کہ ہر وہ چیز جو مدینہ پاک میں ہے مامون ومحفوظ ہے۔

حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس آداب

(۱) زیارت اقدس قریب بواجب ہے بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں، راہ میں خطرہ ہے وہاں بیماری ہے، خبردار! کسی کی نہ سنو، اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو، جان ایک دن جانی ضرور ہے اس سے کیا بہتر ہے کہ ان کی راہ میں جائے۔ اور تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سایہ میں بارام لے جاتے ہیں کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا۔ والحمد للہ!۔

(۲) حاضری میں خاص زیارت اقدس کی نیت کرو یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں اس بار مسجد شریف کی بھی نیت نہ کرے۔

(۳) راستہ بھر درود وذکر شریف میں ڈوب جاؤ۔

(۴) جب حرم مدینہ نظر آئے بہتر یہ ہے کہ پیادہ ہولو، روتے، سر جھکاتے، آنکھیں نیچی کیے، اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے

(۵) جب قبہ انور پر نگاہ پڑے درود وسلام کی کثرت کرو۔

(۶) جب شہر اقدس تک پہنچو جلال و جمال محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تصور میں غرق ہوجاؤ۔

(۷) حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو۔ معاوضو اور مسواک کرو اور غسل بہتر ،سفید و پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل ہے۔

(۸) اب فورا آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ، اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگدلی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف متوجہ کرو۔

(۹) جب در مسجد پر حاضر ہو صلوۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کہ ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔

(۱۰) اس وقت جو ادب وتعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے کہ آنکھوں کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر سے پاک کرو۔ مسجد اقدس کے نقش ونگار نہ دیکھو۔

(۱۱) اگر کوئی ایسا سامنے آجائے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو، پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

(۱۲) ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے۔

(۱۳) یقین جانو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔

ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی۔ ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن الحاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب اللدنیہ میں اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں:

”لَافَرَقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھِدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بَاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذَالِكَ عِنْدَہٗ، جَلِیٌّ لَاخِفَاءَ بِہٖ“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں، اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً کوئی پوشید گی نہیں۔

(۱۴) اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائیگی ورنہ اگر غلبہ شوق مہلت دے اور اس وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربارہ اقدس صرف قل یا اور قل سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسط کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کرو، پھر سجدہ شکر میں دعا کرو کہ الٰہی! اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب اور ان کا اور اپنا قبول نصیب کر۔ آمین!

(۱۵) اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عفو وکرم کی امید رکھتے حضور والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار انور میں روبقبلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو کہ حضور کی نگاہ بیکس پناہ تمھاری طرف ہوگی اور یہ بات تمھارے لیے دونوں جہان میں کافی

ہے۔ والحمدللہ۔

(۱۶) اب کمال ادب وہیبت وخوف وامید کے ساتھ زیر قندیل اس چاندی کی کیل کے جو حجرہ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرہ انور کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو، عالمگیری وغیرہ معتمد کتابوں میں اس کی تصریح فرمائی کہ یقف کمافی الصلوۃ حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے، اور لباب میں فرمایا: "واضعا یمینه، علی شماله" دست بستہ دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر کھڑا ہو"

(۱۷) خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اور اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کریم اگرچہ تمھاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے والحمدللہ۔

(۱۸) الحمدللہ اب کہ دل کی طرح تمھارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے نہایت ادب ووقار کے ساتھ بآواز حزیں وصورت درد آگیں، ودل شرمناک وجگر چاک چاک، معتدل آواز سے نہ بلند وسخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہوجاتے ہیں) نہ نہایت نرم وپست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمھارے دلوں کے خطروں تک سے اگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحات ائمہ سے گزرا) مجرا وتسلیم بجالاؤ اور عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرْكَاتُه۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِين.

(۱۹) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرو۔ حضور سے اپنے لیے اور اپنے ماں باپ۔ پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو، بار بار عرض کرو۔ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَارَسُوْلَ الله۔

(۲۰) پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجالاؤ۔ شرعا اس کا حکم ہے۔ اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انھیں حاضری نصیب ہو بارگارہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگِ خلائق پر احسان فرمائیں، اللہ ان کو دونوں جہاں میں جزا بخشے۔ آمین

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ فِيْ كُلِّ آنٍ وَلَحْظَةٍ عَدَدَكُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ مِنْ عُبَيْدِكَ اَحْمَدْ رَضَابْنِ نَقِيْ عَلِيْ يَسْئَالُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفِعْ لَه وَلِلْمُسْلِمِيْنَ۔

(۲۱) پھر اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ فِيْ الْغَارِ وَرَحْمَةُاللهِ وَبَرَكَاتُه۔

(۲۲) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاعِزَّالْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُاللهِ وَبَرَكَاتُه۔

(۲۳) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق وفاروق کے درمیان کھڑے ہوکر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَاخَلِيْفَتَىْ رَسُوْلِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَىْ رَسُوْلِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَاضَجِيْعَىْ رَسُوْلِ اللهِ وَرَحْمَةُاللهِ وَبَرَكَاتُه،

اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عَنْدَ رَسُوْلِ اللهَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارِكْ وَسَلَّمَ۔

(۲۴) یہ سب حاضریاں محل اجابت ہیں دعا میں کوشش کرو، دعائے جامع کرو۔ درود پر قناعت بہتر ہے۔

(۲۵) پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگو۔

(۲۶) پھر روضہ جنت میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منورہ کے درمیان ہے اور اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دعا کرو۔

(۲۷) یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو اور دعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت۔

(۲۸) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہر ایک سانس بیکار نہ جائے وہ ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر ہو، نماز وتلاوت ودرود میں وقت گزارو دنیا کی بات کسی مسجد میں نہیں چاہئے نہ کہ یہاں۔

(۲۹) ہمیشہ ہر مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کرلو۔ یہاں تمھاری یاددہانی ہی کو دروازے سے بڑھتے ہی یہ کتبہ ملے گا۔ نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف

(۳۰) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے۔

(۳۱) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو، کھانے پینے کی کمی ضرور کرو۔

(۳۲) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظّمہ میں کرلو۔

(۳۳) روضہ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظّمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کرو اور درود وسلام عرض کرو۔

(۳۴) پنجگانہ یا کم از کم صبح وشام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر رہو۔

(۳۵) شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ وسلام عرض کرو بغیر اس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔

(۳۶) ترکِ جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام وگناہ کبیرہ، اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ، صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لیے دوزخ ونفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔

(۳۷) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی نہ پڑے۔

(۳۸) روضہ انور کا طواف کرو۔ نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

(۳۹) بقیع واُحد وقبا کی زیارت سنت ہے۔ مسجد قبا کی دو رکعت کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے اور چاہو تو یہیں حاضر رہو، سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہ، جب حضور ہوتے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے۔ ایک دن بقیع وغیرہ کی زیارت کا خیال آیا

پھر فرمایا یہ ہے اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہے اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں ۔

سر ایں جا سجدہ ایں جا

بندگی ایں جا قرار ایں جا

(۴۰) وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور سے بار بار اس نعت کی عطا کا سوال کرو، اور تمام آداب کہ کعبہ معظّمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی ! ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔

اللّٰھم ارزقنا اٰمین اٰمین یاارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علٰی سیدنا محمد واٰلہٖ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین.

عطا محمد مشاہدی

خادم درس وافتا: دارالعلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف

۲۷ / رمضان ۱۴۴۲

کاشانہ مشاہدی، محمود نگر، اترولہ بلرام پور یوپی انڈیا

فروغ اہل سنت کے لئے
امام اہل سنت کے دس نقاتی پروگرام

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیم ہو۔

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳۔ مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں انکی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو، جس کام کے زیادہ دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اسمیں لگایا جائے۔

۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں، تنخواہ دیکر ملک میں پھیلائے جائیں۔

۶۔ حمایت مذہب و ردّ بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیئے جائیں۔

۸۔ شہروں، شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں۔ جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں۔

۹۔ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچتے رہیں۔

حدیث شریف کا ارشاد ہے کہ ''آخری زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا'' اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۳۳)